السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

1۔ایک شہر کی عیدگاہ میں تمام شہر اور دیہات کے حنفی مسلمان نماز عید کے واسطے جمع ہوتے ہیں اور امام بھی حنفی ہے یہ لوگ.جماعت اہل حدیث کے لوگوں کو اپنے ساتھ شامل ہوکر پڑھنے اور عیدگاہ میں آنے سے منع نہیں کرتے اور روکتے بھی نہیں ہیں بلکہ اپنے ساتھ شامل ہوکر نماز پڑھنے کی خوشی سے اجازت دیتے اور مسلمانوں کی.جماعت بڑھانے کے واسطے ان کو بلاتے ہیں تو اس صورت میں اہل حدیث کو.جماعت حنفیہ کے ساتھ شامل ہوکر عیدگاہ میں ان کے مقتدی بن کر نماز عید پڑھنی جائز ہے یا نہیں ؟

2۔اگر جائز ہے تو اہل حدیث بارہ تکبیریں قبل قرآءت کہنے کے قائل وعامل ہیں اور حنفیہ چھ کے بعد قرآءت قبل الرکوع کے تو اس صورت میں اہل حدیث اپنی تکبیریں کتنی اور کس جگہ کہیں ؟

3۔اگر یہ لوگ ان کے ہمراہ شامل ہوکر نماز نہ پڑھیں بلکہ دس بیس پچاس آدمی علیحدہ ہوکر نماز عید ادا کریں تو ان پر کچھ شرعی الزام ووعید ہے یا نہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

1۔اس صورت میں اہل حدیث کو.جماعت حنفیہ کے ساتھ شامل ہوکر عیدگاہ میں ان کے مقتدی بن کر نماز عید پڑھنی جائز بلکہ ضروری ہے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَاعتَصِموا بِحَبلِ اللَّهِ جَميعًا وَلا تَفَرَّقوا ۱۰۳ ... سورة آل عمران

یعنی اللہ کی رسی (دین اسلام یعنی اللہ کی فرمانبرداری) سب مل کر مضبوط پکڑے رہو اور الگ الگ نہ ہو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا،"[1]

(رواہ الشیخان عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مشکوۃ ص 419)

یعنی تم لوگ اللہ کے بندے اور آپس میں بھائی بھائی بنے رہو۔

اس مضمون کی آیات اور احادیث بہت ہیں ہاں اگر وہ لوگ اپنے ساتھ شامل ہوکر نماز پڑھنے سے.جماعت اہل حدیث کو روکتے تو اس صورت میں.جماعت اہل حدیث کو البتہ عذر کی جگہ تھی۔لیکن جب وہ لوگ ان کو روکتے نہیں بلکہ خود مسلمانوں کی.جماعت بڑھانے کے لیے بلاتے ہیں تو ضرور ان کو ان کے ساتھ شامل ہوکر نماز پڑھنی چاہیے واللہ تعالیٰ اعلم۔

2۔اہل حدیث تکبیریں جتنی اور جس جگہ کہتے ہیں اتنی اور اس جگہ کہیں.بخاری شریف (311/3) میں ہے۔

ذالم یتم الامام واتم من خلفہ حدثنا الفضل بن سہل قال حدثنا موسی بن الحسن الأشیب قال حدثنا عبد الرحمن بن عبد اللہ بن دینار عن زید بن أسلم عن عطاء بن یسار عن أبي ہریرة: أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال (یصلون لکم فإن أصابوا فلکم وإن أخطؤوا فلکم وعلیہم)[2]

(ہمیں فضل بن سہل نے بیان کیا انھوں نے کہا کہ ہمیں حسن بن موسیٰ اشیب نے بیان کیا انھوں نے کہا کہ ہمیں عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار نے بیان کیا وہ زید بن اسلم سے روایت کرتے ہیں وہ عطا بن یسار سے روایت کرتے ہیں وہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:"وہ تمھیں نماز پڑھاتے ہیں پھر اگر انھوں نے ٹھیک نماز پڑھائی تو تمھیں اس (نماز) کا ثواب ملے گا اور اگر انھوں نے غلطی کی تو بھی (تمھاری نماز کا) تم کو ثواب ملے گا اور (غلطی کا وبال) ان پر ہوگا)

فتح الباری (388/1) دہلی) میں ہے۔

(امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے حسن بن موسیٰ سے اسی سند کے ساتھ اس لفظ (ولھم) کا اضافہ کیا ہے ایسے ہی اسماعیلی اور ابو نعیم نے اپنی اپنی مستخرج میں اسے کئی سندوں سے حسن بن موسیٰ کے واسطے سے بیان کیا ہے۔ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث کو دوسری سند سے بیان کیا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں "چند قومیں ایسی ہوں گی جو نماز پڑھائیں گی پس اگر وہ پوری نماز پڑھائیں تو تمھیں (اس نماز کا) ثواب ملے گے اور ان کو بھی۔"ابوداوٗد نے عقبہ بن عامر سے مرفوعاً روایت کیا "جس نے بروقت لوگوں کو امامت کرائی تو اسے بھی اور ان کو بھی ثواب ملے گا۔"مسند احمد کی روایت میں اس حدیث میں یہ الفاظ بھی ہیں۔"پس اگر وہ بروقت نماز پڑھائیں اور رکوع وسجود مکمل کریں تو تم کو بھی اور ان کو بھی اس کا ثواب ملے گا۔"امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اسی حدیث کے مفہوم میں صفوان بن سلیم کے واسطے سے روایت کیا ہے صفوان سعید بن المسیب سے روایت کرتے ہیں

اور سعید ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں "ایک ایسی قوم آئے گی جس کے امام تمھیں نماز پڑھائیں گے پس اگر وہ مکمل نماز پڑھائیں تو ان کو بھی اور تمھیں بھی ثواب ملے گا اور اگر وہ نماز میں کسی طرح کی کمی کریں تو اس غلطی کا وبال ان پر ہو گا تمھیں بہر حال ثواب ملے گا۔"

ابن المنذر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: "یہ حدیث اس شخص کے موقف کو رد کرتی ہے جس کا یہ گمان ہے کہ جب امام کی نماز فاسد ہو جائے تو مقتدیوں کی نماز بھی فاسد ہو جاتی ہے۔" امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے "شرح السنۃ" میں کہا "اس (حدیث) میں اس بات کی دلیل ہے کہ جب امام بغیر وضو کے لوگوں کو نماز پڑھا دے تو مقتدیوں کی نماز درست ہو گی۔ البتہ امام کو اپنی نماز دہرانا پڑے گی۔ امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ دیگر اہل علم نے اس حدیث کے ذریعے مذکورہ حالت سے بھی زیادہ عام چیز پر استدلال کیا اور وہ ہے ایسے شخص کی اقتدا میں نماز ادا کرنا جو نماز کی کسی چیز میں خلل پیدا کرنے والا ہو۔ خواہ وہ چیز نماز کا رکن ہو یا غیر رکن بشرطیکہ مقتدی اس کو مکمل کر لے۔

بعض اہل علم نے اس سے مطلق جواز پر استدلال کیا ہے اور وہ اس بنا پر کہ اس حدیث میں خطا سے مراد وہ چیز ہے جو عمد کے مقابلے میں ہو۔ چنانچہ انھوں نے کہا کہ اختلاف کا محل اجتہادی امور ہیں جیسے وہ شخص جو ایسے امام کے پیچھے نماز ادا کرتا ہے جو بسملہ کی قرآءت کا قائل نہ ہو۔ وہ اسے قرآءت کے ارکان میں سے جانتا ہو اور نہ اسے سورۃ الفاتحہ کی آیت مانتا ہو۔ بلکہ وہ اس بات کا قائل ہو کہ بسملہ کے بغیر بھی سورۃ الفاتحہ کی قرآءت کفایت کرتی ہے انھوں نے کہا کہ جب مقتدی بسملہ پڑھ لے تو اس کی نماز درست ہو جائے گی کیوں کہ اس صورت حال میں امام کی حالت زیادہ سے زیادہ یہ ہے کہ اس نے خطا کی ہے جب کہ مذکورہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ امام کی غلطی مقتدی کی نماز کی درستی میں اثر انداز نہیں ہوتی ہے جب مقتدی نے وہ غلطی نہ کی ہو) منتقی میں ہے۔

وقد صح عن عمر أنہ صلی بالناس وھو جنب، ولم یعلم، فأعاد، ولم یعیدوا، وکذلک عثمان وروي عن علي من قولہ[3]

(عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صحیح سند کے ساتھ ثابت ہے کہ لاعلمی میں انھوں نے جنابت کی حالت میں لوگوں کو نماز پڑھا دی۔ چنانچہ انھوں نے اپنی دہرائی جب کہ لوگوں نے نماز نہ دہرائی۔ عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا۔ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی اس بارے میں ان کا قول روایت کیا گیا ہے)" نیل الاوطار"(52/3) میں ہے۔

منھم من استدل بہ علی الجواز مطلقا وھو الظاھر من الحدیث ویؤیدہ ما رواہ المصنف عن الثلاثۃ الخلفاء رضی اللہ عنھم

(ان (اہل علم) میں سے بعض نے تو اس حدیث سے مطلق جواز کا استدلال کیا ہے اور حدیث کا ظاہر مفہوم بھی ہے نیز مصنف نے جو تینوں خلفا سے روایت کیا ہے وہ بھی اس موقف کی تائید کرتا ہے)

ان عبارات مذکورہ بالا کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر امام کی نماز میں کسی طرح کی کچھ کمی واقع ہو جائے اور مقتدی اس کمی کو پوری کر لے تو مقتدی کی نماز پوری ہو جائے گی۔ امام کی اس کمی سے مقتدی کی نماز میں کچھ خلل واقع نہ ہو گا واللہ تعالیٰ اعلم

3۔ اگر اہل حدیث اس صورت میں ان کے ساتھ شامل ہو کر نماز نہ پڑھیں بلکہ علیحدہ ہو کر نماز عید ادا کریں تو ان پر شرعی الزام اور وعید دونوں ہے شرعی الزام تو مذکورہ بالا آیات اور احادیث کی مخالفت ہے اور وعید یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَلا تَكونوا كَالَّذينَ تَفَرَّقوا وَاختَلَفوا مِن بَعدِ ما جاءَهُمُ البَيِّنٰتُ ... ١٠٥ ... سورۃ آل عمران

وَأُولٰئِكَ لَهُم عَذابٌ عَظيمٌ ١٠٥ ... سورۃ آل عمران

(اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جو الگ الگ ہو گئے اور ایک دوسرے کے خلاف ہو گئے اس کے بعد کہ ان کے پاس واضح احکام آچکے اور یہی لوگ ہیں جن کے لیے بہت بڑا عذاب ہے)

اس مضمون کی اور بھی بہت آیتیں اور حدیثیں ہیں واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتبہ محمد عبداللہ (4/ذی القعدۃ 1330ھ)

الجواب صحیح کتبہ ابو یوسف محمد عبد المنان غازیپوری مدرس مدرسہ ریاض العلوم دہلی (19/ذیالقعدۃ 1330ھ) الجواب صحیح کتبہ محمد عبد القدیر الجواب صحیح والمجیب نجیح کتبہ محمد عبد اللہ المئوی الجواب صحیح والمجیب مصیب کتبہ السید محمد عبد الحفیظ الجواب صحیح لاریب فیہ محمد اسماعیل الجواب صحیح والرای نجیح حررہ تلطف حسین من یرد اللہ بہ خیرا یفقہہ فی الدین محمد عبد العزیز خلف مولوی عبد السلام مبارکپوری۔

---

[1]۔ صحیح البخاری رقم الحدیث (5718) صحیح مسلم رقم الحدیث (2559)

[2] صحیح البخاری رقم الحدیث (662)

[3]۔ نیل الاوطار شرح منتقی الاخبار (214/3)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب